12 کروڑ ہندوستانی مسلم خواتین کی پہلی ملک گیر نمائندہ کانفرنس

مابعد انہدام ہندوستان میں

مسلم خواتین کے لیے مجوزہ ایجنڈا

حلقہ خواتین

ملی پارلیامنٹ

مرکزی دفتر: ملی پارلیامنٹ بلڈنگ 4/1176_D نیو سر سید نگر
علی گڑھ 202002 فون/فاکس (0571)400182

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دخترانِ ملت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ حقیقت یقیناً آپ سے پوشیدہ نہیں کہ اس وقت بین الاقوامی سطح پر امت اسلامیہ جس سخت انتشار اور مصائب سے دوچار ہے۔ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ضعف کا کوئی ایسا دور شاید اس امت پر کبھی نہیں گذرا ہے۔ صورت حال یہ ہے اسلام کی مرکزی سیاسی قوت اور اس کے سیاسی ادارے یعنی خلافت کا خاتمہ ہوچکا ہے۔ اسلام کی مرکزی سر زمین پر مغرب کے ایجنٹ قابض ہیں اور اس حقیقت کے باوجود کہ مسلم دنیا کو اللہ تعالیٰ نے فطری وسائل سے مالا مال کیا ہے یہ عجب تکلیف دہ بات ہے کہ یہ وسائل اسلام کی سر بلندی کے بجائے اس کی بیخ کنی کے لیے استعمال ہورہے ہیں۔ یہ بات بھی آپ کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوگی کہ گذشتہ سات دھائیوں سے اسلام کی سیاسی قوت کی دوبارہ بحالی کے لیے دنیا بھر میں زبردست جدوجہد کی جارہی ہے۔ دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا خطہ ہو جہاں اسلام کے دیوانے باطل کی منظم قوتوں سے نبرد آزما نہ ہوں۔ لیکن یہ بھی ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ سات دھائیوں کی سر فروشانہ جدجہد اور پے در پے مہموں کے باوجود اسلام کو دوبارہ غلبہ اور تفوق عطا کرنے میں ہم بحیثیت امت اب تک کامیاب نہیں ہوسکے۔

اس بات کی طرف بھی آپ کی توجہ مبذول کرانا ضروری ہے کہ کوئی ڈیڑھ بلین افراد پر مشتمل اس امت میں کوئی نصف آبادی مسلم خواتین پر مشتمل ہے۔ بالخصوص ایک ایسی صورت حال میں جب مردوں کی افرادی قوت اور ان کی ذہنی صلاحیتیں اسلامی تحریک کو عین ایک فیصلہ کن مرحلے میں تفوق عطا کرنے میں کامیاب نہ ہو پارہی ہوں اور جب واضح طور پر ایسا محسوس ہوتا ہو کہ دشمن کے مقابلے میں ہماری قوت کم پڑگئی ہے اور جب فرزندان امت کی سر توڑ کوشش کے باوجود کامیابی اس کے قریب آتے آتے رہ جاتی ہو ایک ایسے جاں گسل مرحلے میں امت کی بیٹیوں پر ہی لازم آتا ہے کہ وہ تحریک غلبۂ اسلام کے اس فیصلہ کن مرحلے میں اپنا سب کچھ اس مہم میں پیش کردیں۔

ذرا غور کیجیے!

کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کے دل و دماغ کے کسی گوشے میں کہیں اس خیال نے جگہ بنالی

ہے کہ اسلام کے غلبہ کی جدوجہد میں عورت ہونے کی وجہ سے آپ ان ذمہ داریوں سے آزاد ہیں جو آپ کے بھائیوں پر عائد کی گئی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو آپ دراصل دشمنوں کے پروپیگنڈہ کا شکار ہیں ورنہ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے بھائیوں کی طرح ہم پر بھی اسلام کی انقلابی تحریک میں اسی طرح شرکت کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں اور مردوں کو "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے فریضے کی انجام دہی میں ایک دوسرے کا معاون و رفیق بتایا ہے۔

"وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ط اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ"

(سورہ التوبہ ۷۱)

پھر ان مومن مردوں اور عورتوں کو جو اللہ کی راہ میں مرتے اور مارتے ہیں عظیم کامیابی کی خوشخبری سنائی گئی ہے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّي لَآ اُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَاُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقٰتَلُوا وَقُتِلُوا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ٥ (سورہ آل عمران ۱۹۵)

لیکن افسوس

کہ گذشتہ چند صدیاں جو دراصل ہمارے زوال کی صدیاں کہی جاتی ہیں، میں ہم اسلام کی بنیادی تعلیمات سے رفتہ رفتہ اتنی دور ہوتے گئے کہ آج روایتی دیندار حلقوں میں بھی یہ سمجھا جانے لگا ہے کہ شاید غلبۂ اسلام کی انقلابی مہم میں دختران امت کا کوئی کلیدی رول نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ اللہ کی کتاب، رسولؐ کی احادیث اور صحابیات کا عمل اس بات پر دال ہے کہ اسلام کی انقلابی تحریک ہمہ گیر تحریک اسی وقت بن پاتی ہے جب مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی اسی جذبۂ سپردگی کے ساتھ اس مہم میں پوری طرح شامل ہوجائیں اور ایسا ہو بھی کیوں نہ کہ مرد کی طرح عورت نے بھی ایمان کا اعلان کیا ہے خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت میں وہ بھی اس سے کسی

طرح کم نہیں پھر یہ کہ جو چیز اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے وہ دراصل نیک عمل ہے اسی لیے قرآن بار بار اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہر مرد اور عورت کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور یہ کہ کسی کا عمل ضائع نہیں جائے گا زوال کی صدیوں میں کچھ تو اپنے مذہبی اقدار کے تحفظ کے واسطے اور کچھ مقامی روایت کے زیر اثر ہمارے معاشرے میں رفتہ رفتہ عورت کو ایک ایسی مخلوق میں تبدیل کر دیا جس کا باہر کی دنیا سے کوئی تعلق نہ رہا اس غریب کو یہ خبر نہ رہی کہ بین الاقوامی سطح پر کافر قوتیں کس فتنہ سامانی کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہیں۔ ہماری ثقافت کو کس طرح مغرب کی راک اینڈ رال تہذیب ہضم کرتی جارہی ہے اور یہ کہ ملت اسلامیہ پر ضعف کے سایوں کو دور کرنا کیسے ممکن ہے۔ ہمارے علماء مسلسل یہ بتارہے کہ عورت کے لیے اگر کوئی ممکنہ معراج ہے تو بس یہ کہ وہ ایک اطاعت گزار بیوی کی حیثیت سے خود کو پوری طرح شوہر کے سپرد کردے۔ شوہر کی پسند اس کی پسند بن جائے لیکن وہ یہ بھول گئے کہ زوال زدہ مسلم معاشرے کا شوہر ایک ٹوٹا پھوٹا شکست خوردہ انسان تھا۔ اسلام کو غالب دیکھنے کی آرزو اس کے دل سے رخصت ہو چکی تھی۔ ان کی ایک بڑی اکثریت محض دنیا جینے کی آرزو رکھتی تھی۔ ایسے شوہروں کی مکمل تابعداری نے ان کی بیویوں سے بھی وہ مقدس خواب چھین لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی معاشرے کے اگر ایک حصے میں زوال آیا یا امت کا ایک حصہ اگر شکستہ خاطر ہوا تو اسے دوسرے حصے سے حوصلہ افزائی کا سامان بہم نہ پہنچ سکا۔

اسی اثناء مغرب سے اٹھنے والی ثقافت کی آندھی نے ہمارے بوسیدہ خیمے میں ہلچل مچادی۔ علماء کی اس یقین دہانی کے باوجود کے عورتوں کا رول صرف گھر کی چہار دیواری کے اندر ہے ہماری قابل ذکر آبادی نے گھروں سے باہر قدم نکال دیے پھر جس کسی کو بھی مغرب کی ثقافت، ادب اور زبان سے واقفیت ہوگئی وہ گویا اسی کا ہو کر رہ گیا۔ جدید تعلیم یافتہ مسلم خواتین کی بڑی تعداد کو ایسا محسوس ہوا گویا مسلم معاشرے کے اندر اب ان کا کوئی رول نہیں رہ گیا ہے اس لیے کہ روایتی، مذہبی حلقہ انہیں پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھتا تھا۔ وہ اس بات کو تو سخت ناپسند کرتا تھا کہ اس کی بہو، بیٹی جدید طرز کے میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کرے لیکن وہ اپنی خواتین کے علاج کے لیے خاتون مسلم ڈاکٹر کو ترجیح بھی دیتا تھا۔ فکر و عمل کی اس دورنگی نے ہماری بہنوں کو یہ احساس تو ضرور دلایا کہ موجودہ دور کے خودساختہ شارحین اسلام نے عورت کے تعلق سے بہت کچھ چھپایا ہوا ہے۔ لیکن اسلام سے ناواقفیت کے نتیجے میں وہ خود کو اس بارے میں مجبور پاتی ہیں کہ کتاب و سنت سے مسلم خواتین کا صحیح رول ڈھونڈ نکالیں۔

یہاں تک کہ ہم ایک ایسے دور میں داخل ہوگئے ہیں جب سیکولرزم کے اذیت ناک جہنم ہندوستان میں مسلم خواتین پر بمبئی اور سورت میں وہ شرمناک واقعات پیش آئے جس نے

ہماری روایتی طرز فکر کی بنیاد ہلا کر رکھ دی۔ اور قدامت پسند علماء بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ مروجہ انداز سے مسلم خواتین کی تربیت اس ملک میں انہیں ایک باوقار قوت کی حیثیت سے نہیں رکھ سکتی بعض حلقوں میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کی دفاعی تربیت کا احساس بھی پیدا ہوا حالانکہ اگر عہد رسولؐ کی خواتین پر ایک نظر ڈال لی جاتی تو موجودہ بے کسی کی فضا پیدا ہی نہ ہوتی اور نہ یہ ممکن ہوتا کہ کفار و مشرکین مسلم خواتین کو اتنی آسانی کے ساتھ نوالہ تر کے طور پر استعمال کر پاتے۔

امت کا موجودہ ضعف اور ہندوستان میں مسلم خواتین کی موجودہ صورت حال ہمیں اس مسئلہ پر غور کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ ہم غفلت کے اسی روایتی راستے پر اپنے کارواں کو چلنے دیں یا کتاب و سنت کی روشنی میں اسلام کے انقلابی قافلے کو منظم کرنے میں اپنے لیے وہ رول متعین کریں جس کا اسلام ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ یاد رکھیئے دنیا تبدیلیوں کی زد میں ہے۔ اس تبدیلی سے ہمارا معاشرہ بھی متاثر ہوگا ایک چھوٹی سی دنیا میں جہاں ملکوں کی سرحدیں سکڑ گئی ہوں جہاں ٹیلی ویژن کے چینلوں اور انٹرنیٹ کی سہولتوں نے پوری دنیا کو ایک مختصر ثقافتی دائرے میں محدود کردیا ہو وہاں ان ثقافتی تبدیلیوں سے آنکھیں بند کرلینا ہمارے لیے ممکن نہیں۔ البتہ اس وقت صورتِ حال کا صحیح تجزیہ کرنا اور کتاب و سنت کی روشنی میں ایک نئے لائحہ عمل کی تیاری وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

اسلام چونکہ انتہائی ترقی یافتہ مذہب ہے اس لیے ہمیں اس نئے ثقافتی یلغار سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ضرورت اس بات کی ہے کہ آج ہم جن مقامی ثقافتی اقدار کو غلطی سے اسلام سمجھ بیٹھے ہیں اس کا از سرِ نو جائزہ لیں اور مسلم خاتون کو پھر سے اس کا وہ رول یاد دلائیں جو قرونِ اولیٰ میں اس کا خاصہ رہا ہے۔ بھلا جو اسلام عورت کے لیے مرد کی طرح تعلیم کو لازم خیال کرتا ہو۔ اسے خطرناک جنگی مہموں میں شریک رکھتا ہو، جو امت کے اہم مسائل میں اس کے مشورے کو ضروری خیال کرتا ہو وہ اس بات کو کیسے تسلیم کرسکتا ہے کہ ایک ایسے عہد میں جب اسلام کی تحریک تعاون کی سب سے زیادہ محتاج ہے۔ مسلم عورت اس عظیم ملی ذمہ داری سے صرف نظر کرتے ہوئے خود کو گھر کی چہار دیواریوں میں محصور کرلے۔ بھلا جو رسولؐ برملا اس بات کی تلقین کرتا ہو کہ اللہ کی بندیوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو اسے یہ بات کیسے پسند ہوسکتی ہے کہ ہماری مسجدوں میں عورت کا عمل دخل یکسر ختم ہوجائے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ

اسلامی معاشرے میں عورت کے بنیادی رول پر تاریخ کی جو گرد پڑ گئی ہے اسے دور

کیا جائے اور نئے حالات میں کتاب و سنت کی روشنی میں اسے وہ مطلوبہ رول دیا جاسکے جس کے نتیجے میں وہ مستقبل کی انقلابی تحریک میں ایک ناقابل تسخیر قوت کی شکل میں سامنے آئے۔

الحمد للّٰہ نئے عہد کے نئے مسائل پر غور و فکر اور ہندوستان میں کوئی 110 ملین مسلم بہنوں کو انقلابی تحریک کی عظیم الشان قوت میں تبدیلی کرنے کے لیے ابتدائی کام کا آغاز ہوچکا ہے۔ اب اس خواب کو سچ کر دکھانے کے لیے ملک اور بیرون ملک سے باشعور مسلم بہنیں ایک ایسے اجلاس میں شرکت کے لیے جمع ہورہی ہیں جو انشاء اللہ آنے والے دنوں میں 110 ملین مسلم خواتین کے لیے ایجنڈا تیار کریگا۔ اگر آپ بھی یہ چاہتی ہیں کہ غلبہ اسلام کی تحریک میں آپ کا بھی خاطر خواہ حصہ ہو تو جلد سے جلد ہم سے رابطہ قائم کریں۔ ہم یہ چاہیں گے کہ آپ اپنے علاقے / محلے / اسکول / کالج میں باشعور مسلم بہنوں کی چھوٹی چھوٹی میٹنگیں کریں اور انہیں اس مشن میں شرکت پر آمادہ کریں۔

اجلاس کی حتمی تاریخ کا اعلان انشاء اللہ، اخبارات اور پوسٹر کے ذریعہ جلد کیا جائے گا البتہ ہم یہ چاہیں گے کہ آپ اپنی شرکت اور اپنے علاقے سے شریک ہونے والی مسلم خواتین کی تعداد سے جلد مطلع کریں تاکہ انتظامی امور کی انجام دہی میں سہولت ہو۔

اجلاس کے موقع پر علی گڑھ میں ہم آپ کی آمد کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں۔

والسلام

آپ کی بہنیں

کوثر فاطمہ، خورشید جبیں

روشن، سطوت، عفت

مرکزی دفتر: ملی پارلیامنٹ بلڈنگ D-4/1176 نیو سر سید نگر

علی گڑھ 202002 ۔ فون / فاکس (0571)400182